

ہے کہ جب کسی شخص نے فیصلے پر ناگواری کا اظہار کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے پیارے حبیب آپ کے رب کی قسم یہ ہزار ایمان کا دعویٰ کریں یہ ممکن نہیں ہو سکتے تاوقتیکہ کہ اپنے تنازعات میں آپ کو فیصلہ کرنے میں والا مان نہ لیں" اور پھر

جو آپ فیصلہ کریں اس پر

یہ نہیں کہ ظاہر فیصلہ مان لیں بلکہ اپنے دل میں بھی کوئی شک اور کوئی ملال اور کوئی رنج محسوس نہ کریں اور اس کو پوری طرح تسلیم کر لیں "تو بات یہ ہے کہ واحد عدالت وہی ہے جو اللہ کے پیارے

آسیہ ریویکیں میں



عظمت علی رحمانی

ہفتا نت میں گواہاں کا دباؤ تھا تو ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ میں اعتراف کیا، اسی کی بنیاد پر ہائی کورٹ نے سزائے موت کی سزا کو برقرار رکھا اب میں نے جو فیصلہ پڑھا ہے اس میں بعض ٹیکنیکل باتوں پر زور دیا گیا ہے مثلاً 50 مورٹس کھیت میں تھیں صرف دو نے گواہی دیوں دی؟ یہ تو کسی قانون میں نہیں لکھا کہ جب تک کوئی کسی واقعہ کو 50 لوگ دیکھیں تو وہ

50 کے 50 ہی گواہی دیں گے۔ اس میں دو ہی گواہی معتبر نہیں ہوگی دیکھیں یہ تو نہ ملتی قانون کہتا ہے اور نہ ہی شرعی قانون کہتا ہے نہ اس بات کا پابند کرتا ہے کہ سب جا کر گواہیاں دیں۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ ایف آئی آر درج کرنے میں 5 روز لگ گئے، پہلی بات تو یہ ہے کہ ایف آئی آر براہ راست تھا نے میں درج کرنے کا راستہ حکومت نے بند کیا ہے۔ مشرف صاحب نے 295 سی کے نفاذ میں یہ اپنی طرف سے ترمیم کی کہ جب تک ایس ایس پی سطح کا افسر انوائس گیٹ

لاجر نہیں فل بینچ ہونا چاہیے

اتحاد تنظیمات مدارس کے جنرل سکریٹری مفتی منیب الرحمن سے انٹرویو

نہیں کرے گا جب تک ایف آئی آر درج نہیں ہو سکتی۔ اب مجھے کوئی بتائے کہ پاکستان میں ایک عام آدمی کی اسے ایس آئی تک رسائی مشکل ہے ایس ایچ او تک رسائی مشکل ہے وہ ایس ایس پی تک کیسے جاتے گا؟ میری کراچی جیسے شہر میں بسا اوقات ایس ایس پی سے بات نہیں ہو پاتی۔ ایک عام آدمی کے بارے میں آپ خود سوچ لیں یہ جتنی بھی ایف آئی آر ہوئی ہیں یہ لوگوں نے یا تو عدالت جا کر درج کرائی ہیں یا لوگوں نے قانونوں پر چڑھائیاں کی ہیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ ایف آئی آر کو روکنا چاہئے ہو تو ایف آئی آر کو آسان کر دو۔ جس بندے نے کہا ہو کہ میں نے یہ دیکھا ہے اور وہ ایف آئی آر درج کرنا چاہتا ہے تو گواہ بننا چاہتا ہے اس کی بات سنی جائے اور جس کے خلاف یہ معاملہ ہے اس کو پولیس کی حفاظتی تحویل میں دے دو تا کہ فساد نہ ہو لوگ قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔ میں نے تجویز دی ہے اس کے بعد سیدھا اس کو فیڈرل شریعت کورٹ میں اس کا فرائل کرو۔ میتھوں برسوں لگ جاتے ہیں مگر

رسول کی ہے اور یہ جو ہماری عدالتیں ہیں ان کا فیصلہ ہم پر قانون لاگو ہو جائے گا مگر ان کا ہر فیصلہ دل و جان سے تسلیم کرتا ہم پر ضروری نہیں ہے ہم اس سے اختلاف کر سکتے ہیں۔ اس کے باوجود کہ وہ قانون نافذ ہو جائے گا لیکن ہم اس کو فلڈ بھی قرار دے سکتے ہیں، اس سے اختلاف بھی کر سکتے ہیں اور خود عدالتیں یہ کہتی ہیں کہ عدالت پر اعتراض نہ کرو فیصلوں پر بحث کرو کہ یہ فلڈ اور وہ درست ہے۔ لہذا ہمارے نزدیک یہ فیصلہ نافذ ہو گیا لیکن یہ درست نہیں ہے کیوں کہ آسیہ سح نے پہلے ہفتا نت میں اعتراف کیا اور کوئی کہے کہ



فیڈرل شریعت کورٹ میں ہفتوں میں کیس منت جاتا ہے۔ وہ سن کر فیصلہ کر لیں اور قصور وار کو سزا دیں اگر قصور وار نہیں تو رہا کریں۔ ججز صاحب نے مزید فیصلہ میں لکھا کہ ایسے کیس کو پراپر

معروف عالم دین مفتی منیب الرحمن کی شناخت رویت ہلال کیمنی کے چیئرمین کی حیثیت سے ہے تاہم مفتی صاحب اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے جنرل سکریٹری ہیں، اہلسنت مدارس کے استھانی بورڈ تنظیم المدارس العربیہ پاکستان کے بھی صدر ہیں، دارالعلوم نعیمیہ کے مجتہم اور جناح یونیورسٹی برائے خواتین میں پروفیسر بھی ہیں، انہوں نے کراچی یونیورسٹی سے اسلامک اسٹڈیز میں ایم اے کیا اور درس نظامی جامعہ امجدیہ عالمگیری روڈ بہادر آباد کراچی سے کیا، مفتی منیب الرحمن وقتی اردو یونیورسٹی اور انٹر بورڈ کے گورنر تک باڈیز کے ممبر بھی رہے ہیں، آپ نے متعدد اسلامی کتب بھی لکھی جن میں تفہیم المسائل 10 جلدیں، آئینہ ایام 4 جلدیں، ذکوانہ کے فضائل و مسائل، تفسیر سورۃ نسا اور موجودہ شہرہ آفاق کتاب "اصلاح عقائد و اعمال" آپ کی تصانیف میں انٹرویو ڈگری کلاسوں کی اسلامیات سمیت دیگر کتب بھی شامل ہیں۔ مفتی منیب الرحمن کو ملک بھر میں معتدل مزاج عالم دین کی حیثیت حاصل ہے۔ "تکبیر" نے موجودہ حالات کے تناظر میں مفتی صاحب سے خصوصی گفتگو کی جو نذر قارئین ہے۔

تکبیر: مفتی صاحب آسیہ سح کی رہائی کے حوالے سے سپریم کورٹ کے فیصلے کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں کیا اس کیس میں انصاف ہوا؟ مفتی منیب الرحمن: پہلی بات تو یہ سمجھیں کہ اس آسمان کے نیچے واحد عدالت اللہ کے پیارے رسول اللہ کی تھی، کہ جسے قانون ماننا بھی ضروری تھا اور دل و جان سے بھی ماننا ضروری

عدالتوں کا فیصلہ قانوناً ہم پر لاگو ہوگا مگر ان کا فیصلہ دل و جان سے تسلیم کر لینا ہم پر ضروری ہرگز نہیں

ایم اے نے سکھر میں اعلان کیا ہوا ہے۔ تو کر رہے ہیں احتجاج ہر ایک اپنی اپنی لائن میں احتجاج کر رہا ہے، جسے کے خطبات میں بھی اور دیگر ذرائع میں بھی احتجاج جاری ہے۔

تجربہ: حکومت کہتی ہے آسہ پاکستان میں ہے کچھ ذرائع کہتے ہیں کہ اسے بحفاظت یا تو بیرون ملک بھیجا جا چکا ہے یا پھر وہ کسی غیر مسلم ملک کے سفارت خانے کی مہمان ہے آپ کے ذرائع کیا کہتے ہیں اس بارے میں؟

مفتی فیب الرحمن: میرے پاس کوئی خفیہ ذرائع نہیں ہیں، یہ نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے مگر ریاست کہہ رہی ہے کہ وہ پاکستان میں ہے تو سر دست ہم تسلیم کریں گے تاوقتیکہ کوئی



سماعت میں اب تاخیر کا جواز کیا ہے کیا اس طرح معاملہ ٹھنڈا نہیں کیا جا رہا؟

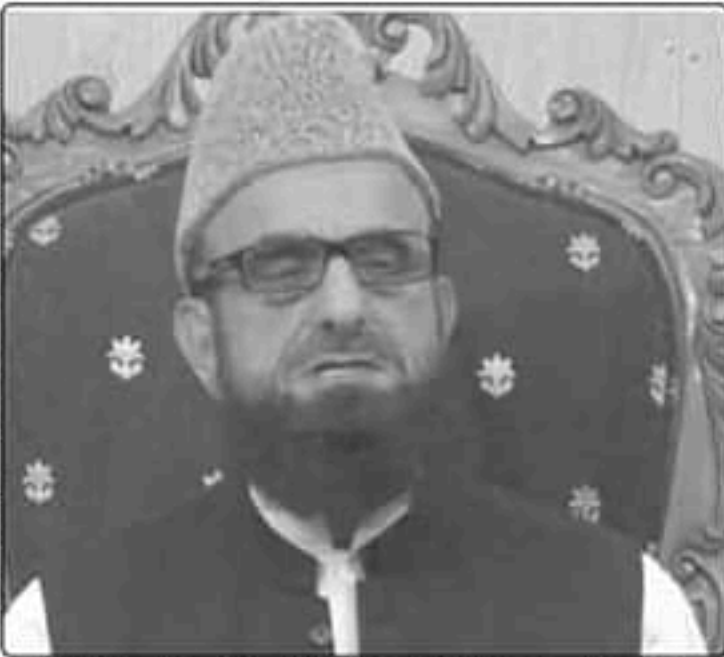
مفتی فیب الرحمن: پہلی بات تو یہ ہے کہ ریویو پینشن میں فل شیٹ بیٹھائیں اور کیوں کہ ہمارے ہاں تاریخ کہتی ہے کہ جبکہ قانون تو بین رسالت بن رہا تھا تو پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری نے 4 گھنٹے فیڈرل شریعت کورٹ میں خطاب کیا تھا اور پھر پاناما کیس میں شیخ رشید نے خود رو مشریم میں آکر اور خود ہی طرح سران الحق صاحب کو بھی رو مشریم پر آکر موقع دیا گیا سنئے گا۔ جب کہ یہ حق خود جس شوکت عزیز صدیقی کو نہیں دیا گیا کہ جب وہ بولنے لگے تو ان کو کہا گیا کہ نہیں آپ کا وکیل بولے گا۔ میں کہتا ہوں کہ جب ان کیسز میں کسی کو اپنا موقف سننے کا موقع دیا ہے تو سپریم کورٹ کا فل شیٹ علامہ خادم حسین رضوی اور ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کو بھی بلائے اور ان کو بھی سنئے۔ کیوں کہ وہ اس موومنٹ کو لیکر چل رہے ہیں وہ باقاعدہ عالم ہیں۔

انوسٹی گریٹ کرنا چاہئے تاہم بعض میں ایس ایس پی نے انوسٹی گریٹ کیا۔ کیا تو ختم ہوگئی بات۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ ایف آئی آر درج ہونے میں 5 روز لگے ہیں لہذا یہ مشتبہ ہے، مشکوک ہے اور قابل قبول ہے۔ مولانا شیخ الحق کی ایف آئی آر اور ایس پی طاہر داؤد کی ایف آئی آر تاخیر سے درج ہوئی کیا اس کو مشکوک قرار دیں گے، تو ہم یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے ایک قانون کو بے معنی کریں گے تو انہیں تو ہوگا۔

تجربہ: کیا عدلیہ اور حکومت دونوں نے اس معاملے میں حد سے زیادہ چٹک نہیں دکھائی؟

مفتی فیب الرحمن: دیکھیں میں تمام بڑوں سے کہتا ہوں کہ ابھی تو یہ لوگ ممتاز قادری کی لاش کو لئے لئے پھر رہے ہیں اور کوئی اور غیر دانشمندانہ کام نہ کرو۔

پہلی بات تو یہ ہے ممتاز قادری کو سزائے موت کے بجائے عمر قید کی سزا بھی تو دی جاسکتی تھی، دوسرے نمبر کون سی ایسی ایمر جنسی تھی کہ رات کو اچانک اس کے گھر والوں کو بلایا جاتا ہے اور بس آپ لیں دو گھنٹے بعد چھانسی دی جائے گی، یہ کسی کے ساتھ سلوک ہوا ہے ایک ہفتہ قبل اس کو کال کوری میں لے جاتے ہیں اور اس کے رشتہ داروں کو ملواتے ہیں اور جن سے وہ ملنا چاہتا ہے ان سے ملواتے ہیں اور کوئی اس سے وصیت پوچھتا ہے، کیا ممتاز قادری کے ساتھ یہ کیا گیا ہے کہ کون سا دباؤ تھا کہ رات ہی رات کو یہ کرو۔ سو یہ مسئلہ بھی ہمارے نزدیک ہے اور جسٹس نذیر اختر اور جسٹس خواجہ نذیر یہ کیس چلی کر رہے تھے سپریم کورٹ میں، لوڈ کورٹ میں ہائی کورٹ نے اس سے دہشت گردی کی دفعات کو نکالا، سپریم کورٹ نے پھر دہشت گردی کی دفعات کو نکالا اور اگر تم سزائے موت ہی دینا چاہتے ہو تو دہشت گردی تو یہ ہے کہ وہ اندھا حد فائرنگ کر دو۔ اور ججز نے کہا ہمیں سنو اور ان کے بقول کہ نہیں سنا گیا اور اس سے کہا گیا کہ ریویو پینشن میں کہ ہمیں دلائل لکھ کر دیں اور جب آپ نے دلائل مانگے ہیں تو آپ کا حق جتا ہے کہ آپ ان دلائل کو کورٹ کریں۔ اور اگر کسی وجہ سے آپ کے نزدیک وہ قابل قبول نہیں ہیں تو آپ ان کا رد کریں جب آپ دلائل کو



**فل شیٹ خادم رضوی اور اشرف جلالی کو بھی بلائے اور ان کو بھی سنئے کیوں کہ وہ اس موومنٹ کو لیکر چل رہے ہیں وہ باقاعدہ عالم ہیں**

مفتی فیب الرحمن: اصل میں عافیہ صدیقی کے ساتھ ہمیں ہمدردی ہے کیوں کہ وہ اور ان کی بہن بڑے کرب سے گزر رہے ہیں بلکہ سارا خاندان ہی کرب سے گزر رہا ہے، ان کی بہن فوزیہ صدیقی مسئلہ الطحانی رہتی ہیں اور امید ہے کہ عافیہ والا مسئلہ اس کے ساتھ تسبی نہیں ہو گا۔

تجربہ: مفتی صاحب حکومت وقت جب سے برسرِ اقتدار آئی ہے بعض دینی اور مذہبی معاملات شدت سے سامنے آئے ہیں مثلاً حکومت وقت کی ایک خاتون رکن اسمبلی نے ان دی طور اسرائیل کی شان میں قصیدہ گوئی کی جس سے یہ تاثر ابھرا کہ حکومت اسرائیل کو تسلیم کر کے اس سے سفارتی تعلقات بحال کرنا چاہتی ہے اس حوالے سے آپ کیا

کہیں گے؟

مفتی فیب الرحمن: یہ جو بحرِ مد آسیہ صمدیہ صاحبہ ہیں انہوں نے اسمبلی میں تقریر کی ہے وہ انتہائی خطرناک ہے، اور شرعی لحاظ سے بھی انتہائی قابل گرفت ہے، اور میں اس پر باقاعدہ

تجربہ: آسیہ کی رہائی کے حوالے سے بڑے چٹانے پر جو احتجاج ہو رہا تھا وہ اچانک ٹھنڈا کیوں پڑ گیا کوئی دباؤ آیا؟ مفتی فیب الرحمن: نہیں۔ ابھی کراچی میں مولانا فضل الرحمن نے ریلی نکالی اور پھر لاہور میں نکالی اور اب سنا ہے ایم

منگواتے ہیں اور چند گھنٹوں بعد فیصلہ جاری کر دیتے ہیں تو یہ وہ چیزیں ہیں جن کی وجہ سے لوگوں کو اس معاملے میں دکھ ہے۔

تجربہ: آسیہ کا معاملہ ریویو پینشن میں ہے اس کیس کی





مضمون لکھ رہا ہوں اور ان کی تقریر کو کوٹ کر کے، میں نے جناب عمران خان کو کہا تھا کہ یہ جو آپ کے وزیر ہیں ان کو مخالف سیاست دانوں کے ساتھ اگر کرنا چاہتے ہیں تو ان کی مرضی ہے ہم کہاں تک پکڑ کر بچائیں گے لیکن دین کو باز پچھ افغان نہ بنائیں اور فواد چوہدری کو بھی کہیں دین کے مسئلہ پر بات نہ کریں۔ انہوں نے اس وقت بھی ہم سے وعدہ کیا اور فہم الحق سے کہا کہ تم اس مسئلہ کو دیکھو اور اب یہ پھر ان کی ایک کارکن اور ایم این اے نے بات کی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے وسیع انداز میں اپنی پارٹی کو کوئی لائن آف آپشن نہیں دی ان کو دینا چاہیے اور اگر وہ چاہتے ہیں کہ ملک کے مذہبی طبقہ کے ساتھ ان کے معاملات جو ہیں وہ ٹھیک رہیں تو یہ ضروری ہے۔

تجربہ: مانی معاونت کے لئے جو کچھ حکومت کر رہی ہے کیا اس سے اسلامی اقدار کو دواؤں پر نہیں لگایا جا رہا؟

## جس نظام معیشت میں ہم رہ رہے ہیں اس میں ہمیں معیشت دان نظر نہیں آ رہا اسد عمر اچھے آدمی ہیں مگر ایم بی اے ہیں اچھے اکاؤنٹسٹ نہیں ہیں

نوجوانوں کی بدترین تربیت ہو رہی ہے۔ اگر یہ اس قوم پر احسان کریں اور پارلیمنٹ کو سنجیدگی سے چلائیں اور یہ اپنا موقف اپنی مرضی سے چلائیں اور دوسرا اپنا موقف اپنے دلائل سے پیش کرے تاکہ قوم دیکھے کہ کس کی دلیل مضبوط ہے۔

تجربہ: ملک میں احتساب کا بڑا شور ہے اور جن لوگوں کا احتساب ہو رہا ہے وہ بھی شور مچا رہے ہیں کہ صرف ہمارا ہی احتساب کیوں ہو رہا ہے اس حوالے سے آپ کا نقطہ نظر کیا ہے؟

مفتی فیض الرحمن: اس کو تو سب مانتے ہیں احتساب کا جو قانون ہے اس میں کئی خرابیاں ہیں، نمبر ایک یہ کہ کسی پر کوئی الزام لگانے سے قبل اس کو غیر معینہ مدت تک ریمانڈ لیکر جیل میں ڈالنا اور یہ بھی میرے خیال میں انصاف کے فکری تقاضوں کے خلاف ہے، اور پھر نئی کریم نے جو اصول بتایا ہے کہ وہ کہ "جو چارج لگا رہا ہے تو پھر اس کو بارشوت دہی پر ہے" فیض کی فلاسفی یہ ہے کہ آپ مجرم ہیں اور اب آپ اپنے آپ کو بے قصور ثابت کریں۔ یہ مجھے معلوم نہیں کہ روئے زمین پر یہ کہاں کا فلسفہ ہے۔ لیکن مخالف ہے تو آپ خوش رہتے ہیں اس قانون کو فطری اور اسلامی و عدل و انصاف کا جو قانون ہے اس کے مطابق بنانا چاہئے۔ دوسرا یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے بھی کہا کہ یہ تدبیر کرتے ہیں واکس چائسلر سے بھی کہ تھپڑ ماروں گا اور اب بتائیں کہ ایک معمر آدمی ہے اور اس کو اس طرح تدبیر کرنے کا

لوگوں کو کہہ رہے تھے کہ 100 روزہ پلان اور خیر 100 روز میں کوئی تغیر و تبدل ہوتا بھی نہیں اور اب لوگ اس طرح کی بات سننے کو بھی تیار نہیں ہیں۔ معقولیت تو یہ ہے کہ ان کے پاس فیصلہ اسٹیبل میں میجسٹریٹ نہیں ہے اور سینیٹ بھی ان کے کنٹرول میں نہیں، نواز شریف کے دور میں ان کے کنٹرول میں بھی سینیٹ نہیں تھی اور اب دونوں کے کنٹرول میں نہیں اور ان کے کنٹرول میں بھی نہیں ہے۔ تو یہ کوئی جوہری تبدیلی لانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے جس لیشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے آپ کو ان کے ساتھ ایک لیول آف انٹرسٹ پیدا کرنا ہوگا اس لئے کہ قومی اسٹیبل میں آپ صرف بجٹ پاس کر سکتے کوئی بھی قانون ہے اس کے لئے آپ کو سادہ

مفتی فیض الرحمن: آئی ایم ایف کو جہاں تک تعلق ہے اسلامی اقدار تو اس میں نہیں آتیں، مانی خود بخاری کو ضرور دواؤں پر لگایا جاتا ہے، کیوں کہ وہ کم از کم ریٹ آف انٹرسٹ پر قرض دیتے ہیں تو وہ یہ چاہتے ہیں کہ اس کی وصولی کا بھی کوئی بندوبست ہو لہذا وہ شرطیں لگاتے ہیں کہ تم سسڈی ختم کرو اور زرعی اجناس سے بھی تم سسڈی ختم کرو۔ جو بھی قرض دینے والا ہوگا شرط وہ لگائے گا اور مستقر قرض شرائط لگانے کی پوزیشن میں نہیں ہوتا اگر ہم نے فیور، ہاہمت اقوام کی صف میں جینا ہے تو پھر ہمیں اپنے وسائل کے اندر جینا سیکھنا ہوگا، اخراجات زیادہ ہوں اور آمد کم ہو تو بیک مانجی پڑے گی عمران خان نے کہا تھا کہ میں 8 ہزار ارب جمع کروں گا اور



مفتی فیض الرحمن غما سید و تجربہ کو انٹرویو دے رہے ہیں

## کسی پر کوئی الزام لگانے سے قبل اس کو غیر معینہ مدت تک ریمانڈ لیکر جیل میں ڈالنا میرے خیال میں انصاف کے فکری تقاضوں کے خلاف ہے

حق کس نے دیا ہے؟ اور بھی انہوں نے بہت سارے الزامات لگائے ہیں اور یہ تھوڑا سی شفافیت ہے اس پر بھی اعتراضات اٹھائے جا رہے ہیں البتہ احتساب ہونا چاہئے احتساب بلا امتیاز ہونا چاہئے اور احتساب اور تدبیر کرنے کا

اکثریت سے پارلیمنٹ سے پاس کرنا ضروری ہے اور ابھی ایسی سنجیدگی نہیں آ رہی جب بھی ہم دیکھتے ہیں تو وہاں چور لٹیرا در کر پٹ کی آوازیں آ رہی ہیں۔ ایک دوسرے کو کم طرف اور کہنے کے لقب سے نوازتے ہیں اور ایسے میں قوم کے

انہوں نے جو کہا تھا وہ نظر نہیں آ رہا اور انہوں نے ڈیپ لینت بجٹ جو کٹ کیا ہے اس کے ساتھ متعلقہ انڈسٹریز اور روزگار کے مواقع متاثر ہوتے ہیں ایک کروڑ روزگار بننے کی بات کر رہے ہیں دنیا کی جو ترقی یافتہ اقوام ہیں وہ ملک میں روزگار اور صنعت کے مواقع دیتے ہیں یہ بھی نہیں کہ ریاست سب کو وظیفہ خوار بنا رہی ہے۔ اصل میں جس کارپوریٹ اور سرمایہ دارانہ نظام معیشت میں ہم رہ رہے ہیں اس میں ہمارے

نظام میں ہمیں معیشت دان نظر نہیں آ رہا اور بیرونیٹ ہوتے ہیں اور اسد عمر اچھے آدمی ہیں مگر ایم بی اے ہیں اچھے اکاؤنٹسٹ نہیں ہیں۔ تو کوئی ایجاد اور نیا خیال اور اختراع ہمیں دیکھنے کو نہیں مل رہی۔

تجربہ: موجودہ حکومت کے اقدامات کو دیکھتے ہوئے آپ کیا سمجھتے ہیں اس سے خیر کی کوئی توقع رکھی جاسکتی ہے؟ مفتی فیض الرحمن: وہ ہمارے حکمران بن گئے ہیں لہذا ان کے لئے خیر کی دعا کریں اور جب یہ بن گئے ہیں تو یہ خودی



انتظام میں فرق کو سمجھنا چاہئے۔

تجکبیر: ملک میں اسلامی طرز سیاست کا کہیں شائبہ تک نظر نہیں آتا جب کہ پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام سے پہچانا جاتا ہے؟

مفتی نذیر الرحمن: ایسا ہے کہ مسلسل ترامیم سے آئین اپنی اصل شکل میں نہیں رہا ہے، حلیہ کون بگاڑتا ہے ہم ایک جمہوری ملک ہیں تو روئے زمین کی کوئی جمہوریت دکھائیں جس میں جبراً اسٹیبلشمنٹ میں عورتوں کو ڈال دیا گیا ہو؟ یہ کون سی جمہوریت ہے، ٹھیک ہے خواتین برطانیہ میں الیکشن لڑتی ہیں اور کسی نہ کسی پارٹی کے پلیٹ فارم سے جزل الیکشن میں آتی ہیں، انڈیا میں اگر خواتین انتخابات میں آتی ہیں تو الیکشن کا حصہ بنتی ہیں اسی طرح ہمارے ہاں جزل فیما الحق نے اقلیتوں

## اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین این جی اوز سے تعلق رکھتے ہیں انہیں ایک جماعت کی حمایت حاصل ہے

کے لئے سپریمٹ الیکٹورل نظام بنایا تھا، کہ اگر ان کے نمائندے ہیں تو وہ منتخب کریں۔ پہلے انہوں نے کہا ہم جزل الیکشن میں آنا چاہتے ہیں ہم دوسرے شہری نہیں بننا چاہتے جب مخلوط الیکشن میں ڈال دیا تو پھر مخصوص نشستوں پہ آگئے بھارت میں 20 کروڑ مسلمان ہیں ایک بھی مخصوص سیٹ مسلمانوں کے لئے نہیں ہے جو بھی مسلمان آئے گا وہ یا تو بی جے پی کے یا کانگریس کے ٹکٹ پر آئے گا۔ الیکشن لڑ کر آئے گا

مفتی نذیر الرحمن: کہا جاتا ہے کہ جمہوریت کا متبادل کوئی نہیں ہے، یہ بھی ایک فریب ہے، تحریک لبیک کو 24 لاکھ ووٹ ملے کیا ان کی سسٹم میں کوئی آواز ہے، نہیں، اگر ان کی سسٹم میں آواز ہوتی تو وہ ان کو سڑکوں میں نہ آنا پڑتا۔ سو اس کا مل جرمنی، ترکی اور فرانس میں مناسب نمائندگی دی جاتی ہے ہمارے ہاں وہ نہیں ہے فرض کریں کسی ملک میں 30 فیصد دونگ ہے اور جن کی دونگ نہیں ہے ان 30 فیصد میں ایک نے 15 فیصد لئے اور نوٹس رجسٹرڈ ووٹ کا 50 فیصد کسی دوسری نے لے لئے تو وہ جمہور کا نمائندہ بن گیا۔

تجکبیر: اگر ریویو پینشن کی سماعت کے بعد بھی آسیہ کے حوالے سے سپریم کورٹ کا فیصلہ برقرار رہتا ہے تو کوئی سخت رد عمل دیکھ رہے ہیں آپ؟

ہوئی اور کہاں تک معاملہ پہنچا؟

مفتی نذیر الرحمن: مسائل یہ ہیں کہ جب بالائی سطح پر ہماری میٹنگ ہوتی ہے تو وہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم آپ کو اچھا سمجھتے ہیں تو وہ پروگرام نیچے ٹرانسمٹ نہیں ہوتا کیوں نہیں ہوتا اس کو آج تک ہم نہیں سمجھ سکے، کیوں کہ اوپر والے کہتے ہیں ٹھیک ہے اور نیچے ایجنسی والے آئے روز پر فار سے لیکر مدارس میں آجاتے ہیں اس سے بدامندی پیدا ہوتی اور اس کے نتیجے میں ہمیں ہمارے مدارس والے کہتے ہیں کہ آپ فطیں، آپ ہمیں ہمیشہ تسلی دیتے رہتے ہیں لیکن صورتحال وہاں کی وہاں ہے۔ ہم نے عمران خان سے بھی کہا تھا کہ اور شفقت محمود نے بھی کہا تھا کہ ہم کریں گے اور شہباز یا آفریدی نے بھی کہا تھا کہ ہم کریں گے۔ ابھی تک 3 نومبر کے بعد کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔ شاید ہمارے عمران اپنی مصیبتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں بات کرتے ہیں تو بھول جاتے ہیں۔

تجکبیر: ملک میں یکساں نظام و نصاب تعلیم کو دہرہ و دعویٰ مکمل ہو سکے گا؟

عدالتی نظام صحیح ہو تو 60 فیصد نظام  
بہتر ہو جائے گا چیف جسٹس  
متحرک ہوئے مگر ان کا جوش نظام  
عدل میں متحرک نظر نہیں آیا



مفتی نذیر الرحمن: سخت مایوسی تو ہوگی۔

تجکبیر: پاکستان کے عدالتی نظام سے آپ کس حد تک مطمئن ہیں؟

مفتی نذیر الرحمن: کسی حد تک نہیں ہوں نیچے سے اوپر تک اگر عدالتی نظام صحیح ہو تو 60 فیصد نظام بہتر ہو جائے گا اور ہماری سپریم کورٹ کے چیف جسٹس متحرک ہوئے مگر ان کا جوش نظام عدل میں یہ متحرک پن نظر نہیں آیا یعنی اس نظام کو درست کیا جائے وہ نظریاتی آرہا، بلکہ اوپر کی سطح پر انہوں نے جو دیگر اداروں میں ہاتھ میں لیا ہے وہی نظر آرہا ہے۔

تجکبیر: دینی مدارس کے حوالے سے حکومت سے کیا بات

برطانیہ امریکا میں ایسا سسٹم نہیں ہے ہماری نہ جمہوریت خالص ہے نہ اسلامی نظام ہے۔

تجکبیر: اسلامی نظریاتی کونسل کیا کر رہی ہے لوگ تو اس کونسل کے چیئرمین سے بھی واقف نہیں ایسا کیوں ہے؟

مفتی نذیر الرحمن: اس کے چیئرمین سے لوگ اچھی طرح واقف ہیں، ان کا این جی اوز سے تعلق رہا ہے اور دو لبرل نظریات کے حامل ہیں کہا جاتا کہ انہیں ایک مذہبی جماعت کے رہنما کی آشریاد حاصل ہے۔

تجکبیر: کیا وجہ ہے کہ پاکستان کے عوام مذہبی قیادت سے متعلق ہیں دو الیکشن میں ان کو توں کو مسترد کیوں کر دیتے ہیں؟

مفتی نذیر الرحمن: نہیں بالکل نہیں کر پائیں گے۔ کیوں کہ نہ کوئی ان کا ووٹ ہے اور نہ ہی ایسی سوچ ہے۔ نہ کوئی دل ہے ہمیں کچھ نظر نہیں آتا۔ یہاں تو 25 قسم کے نظام تعلیم چل رہے ہیں میں نے ایجوکیشن ٹانک فورس میں کہا تھا کہ یہ جو 25 قسم کے اسکول ہیں اور ان کی کتابیں سنگاپور، امریکا یورپ سے آتی ہیں ان میں بیری، ویوڈ، ووڈ اور بر کچھ ہے مگر نہیں ہے تو مسلمانوں اور اسلام کے متعلق نہیں ہے۔ اب ایسے میں آپ ہی بتائے کونسا وعدہ اور کونسا دعویٰ مکمل ہو سکتا ہے۔